تحریک جدید کے سال نو کا اعلان

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۱/ اکتوبر ۱۹۸۶ء بمقام ہالینڈ)

تشہد وتعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت کریمہ کی تلاوت کی:

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ

(التوبۃ:۱۱۱)

اور پھر فرمایا:

قرآن کریم یہ اعلان فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں بھی خرید لی ہیں اور ان کے اموال بھی خرید لئے ہیں۔ کس قیمت پر؟ فرمایا اس قیمت پر کہ اللہ تعالیٰ ان سے جنت کا وعدہ فرماتا ہے۔

آج جماعت احمدیہ کا نظام خواہ مرکزی انجمنیں ہوں یا ذیلی تنظیمیں، تمام کا تمام اس آیت کریمہ کا مصداق نظر آتا ہے۔ صدر انجمن میں بھی اور تحریک جدید میں بھی اور وقف جدید میں بھی اور انصاراللہ میں بھی، خدام الاحمدیہ اور لجنات میں بھی، اطفال میں بھی اور ناصرات میں بھی جانیں پیش کرنا اور وقت کی قربانی پیش کرنا اور اموال پیش کرنا اور اپنی عزیز متاع کو خدا کے حضور قربان کر دینا۔ ہر رنگ میں بہت ہی حسین منظر کے ساتھ دکھائی دے رہا ہے اور انفرادی طور پر بھی بہت ہی خوبصورت اور دلکش جانی اور مالی قربانی کے واقعات نظر کے سامنے آتے رہتے ہیں اور اجتماعی طور پر جماعت احمدیہ کی ہر تنظیم کی طرف سے بھی ان دونوں پہلوؤں سے مسلسل اللہ تعالیٰ کے فضل سے کا قدم آگے سے آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ مگر جہاں تک با قاعدہ وقف زندگی کا تعلق ہے، تحریک جدید انجمن

احمدیہ وقف زندگی کے نظام کی سب سے نمایاں مظہر ہے اور مالی قربانی کے لحاظ سے بھی دوسری تنظیموں سے مقابلۃً پیچھے نہیں ہے۔

آج بفضلہ تعالیٰ 31/ اکتوبر کو تحریک جدید کے دور اول کا 52 واں سال ختم ہو رہا ہے اور دفتر دوم کا 32 واں سال ختم ہو رہا ہے اور دفتر سوم کا 21 واں سال ختم ہو رہا ہے اور دفتر چہارم جس کا گذشتہ سال میں نے اعلان کیا تھا اس کا پہلا سال ختم ہو رہا ہے اور دستور کے مطابق جو سابقہ روایات ہیں ان کو ملحوظ رکھتے ہوئے اکتوبر کے آخری جمعہ میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کیا جاتا ہے۔

پس آج میں اس خطبہ کے ذریعہ تحریک جدید کے دفتر اول کے 53 ویں سال کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں اور تحریک جدید کے دفتر دوم کے 33 ویں سال کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں اور دفتر سوم کے 22 ویں سال کے آغاز کا اعلان اور دفتر چہارم کے دوسرے سال کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں۔

عمومی طور پر جن تنظیموں کے سپرد بعض سالوں کی نگرانی سپرد کی گئی تھی۔ انہوں نے بفضلہ تعالیٰ بڑی عمدگی کے ساتھ اور بڑی محنت کے ساتھ دوران سال کام کو آگے بڑھایا اور مختلف وقتوں میں مجھے رپورٹیں بھی بھجواتی رہیں۔ ان کے کام کی تفصیل کا ذکر تو یہاں نہیں کیا جا سکتا لیکن جو نتائج ہیں وہ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں اس سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ کیا تحریک جدید کے کارکنان جن کا مال سے تعلق ہے اور کیا دیگر تنظیمیں انہوں نے بفضلہ تعالیٰ بڑی تندہی اور جاں فشانی سے سارا سال جو محنت کی تھی اللہ تعالیٰ نے اس کو بہترین پھل لگائے ہیں اور صرف ان کی محنت کا اس میں دخل نہیں۔ جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ قربانیوں کے ایک نئے دور میں داخل کر رہا ہے اور قربانیوں کے پھل کا جو وعدہ ہم سے اخروی دنیا میں کیا گیا ہے اس پر کامل یقین پیدا کرنے کے لئے اس دنیا میں بھی کثرت سے جماعت احمدیہ کی قربانیوں کو پھل لگا رہا ہے کہ کسی شک یا وہم کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ وہ خدا جو اس دنیا میں غیر معمولی طور پر ہماری قربانیوں سے بہت بڑھا کر ایسے پھل عطا کرتا ہے جنہیں ہماری محنت سے کوئی نسبت نہیں ہوتی تو لازماً وہی خدا اخروی دنیا میں بھی ہمارے اجر کو ضائع نہیں فرمائے گا بلکہ توقعات سے لامتناہی طور پر زیادہ اجر حسنہ فرمائے گا۔

تحریک جدید کے جو کوائف اس وقت میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں ان میں سے جو اس وقت میرے سامنے ہیں، چند چن کر رکھوں گا ورنہ بہت تفصیلی کوائف مجھے مہیا کئے گئے ہیں مرکز

کے مختلف دفاتر کی طرف سے ان سب کو پڑھنے کا نہ یہاں وقت ہے نہ عموماً دوست کوائف کی زبان کو پوری اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ نتیجتاً اگر وہ کوائف پڑھنے شروع کردیئے جائیں تو سننے والوں کو نیند آنی شروع ہو جاتی ہے اور کوائف پڑھ کر سنانے کا مقصد یہ نہیں کہ نیند آ جائے بلکہ یہ مقصد ہوا کرتا ہے کہ جاگیں اور ہوشیار ہوں اور سمجھیں کہ کیا وہ کر چکے ہیں اور آئندہ انہیں کیا کرنا ہے۔ اس لئے میری کوشش یہی ہوگی کہ چیدہ چیدہ ایسے کوائف آپ کے سامنے رکھوں جو سلانے کی بجائے جگانے کا کام دیں۔

سال گذشتہ 51 واں سال، جو موجودہ سال گزر رہا ہے آج اس سے پہلے کا سال تھا۔ اس میں کل وعدہ جات پاکستان کی طرف سے 44,20,000 روپے کے موصول ہوئے تھے اور 52 ویں سال میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بڑھ کہ 55,64,000 روپے کے وعدے بن گئے گویا فیصد اضافہ 26 فیصد ہوا۔

پاکستان کے موجودہ حالات میں جماعت جس قسم کی مشکلات کا شکار ہے اس میں اقتصادی مشکلات بھی بہت نمایاں طور پر کر سامنے آ رہی ہیں۔ بے وجہ احمدی ہونے کے جرم میں نوکریوں سے نکالے جانا، باوجود اول حق رکھنے کے نوکریاں نہ دلوانا، تجارتوں میں نقصانات اور دیگر کئی قسم کی مخالفانہ کوششیں جو اقتصادیات پر برا اثر ڈالتی ہیں مثلاً بعض دکانوں کے بائیکاٹ بعض تجارتوں کے بائیکاٹ ان سب باتوں کے باوجود مسلسل خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ پاکستان کی قربانی کا قدم آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے اور ایک ہی سال میں 26 فیصد اضافے کے ساتھ وعدہ جات پیش کرنا خدا تعالیٰ کے خاص فضل کے بغیر ممکن نہیں۔

وصولی کی رفتار کے متعلق بھی وہاں کی اطلاع یہی ہے کہ ہم امید یہ رکھ رہے ہیں کہ انشاء اللہ جب سب کوائف اکٹھے ہو جائیں گے کیونکہ آخری دن تک سب جماعتوں کی طرف سے اطلاعیں نہیں ملا کرتیں۔ تو ان کی توقع یہ ہے کہ وعدوں سے بھی انشاء اللہ وصولی آگے بڑھ جائے گی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ امید لگا رہے ہیں گزشتہ سال کی تدریجی آمد سے موازنہ کر کے کہ اگرچہ وعدے تو پچپن لاکھ کچھ کے ہیں لیکن توقع یہی ہے کہ وصولی انشاء اللہ ساٹھ لاکھ تک پہنچ جائے گی۔

وعدوں میں جن جماعتوں نے نمایاں قربانی کا نمونہ دکھایا ہے اور خدا کے فضل سے بہت نمایاں طور پر آگے قدم بڑھایا ہے ان میں کراچی، ملتان، ساہیوال، پشاور اور راولپنڈی اور بہاولنگر کا

نام خاص طور پر قابل ذکر ہے۔

آپ کو یاد ہوگا کہ کچھ سال سے میں اس بات پر زور دے رہا ہوں کہ وہ بزرگ جنہوں نے دفتر اول کی بنیاد ڈالی تھی یعنی تحریک جدید کے پہلے سال میں جو تحریک جدید میں شامل ہوئے تھے ان کی قربانیوں کا ہی یہ پھل ہے کہ آج ساری دنیا میں جماعت احمدیہ کی اتنی غیر معمولی ترقی ہو رہی ہے۔ اور سو سے زائد ممالک میں جماعت احمدیہ قائم ہو چکی ہے۔ اس لئے ان کے کھاتوں کو تو ہمیں بہر حال زندہ رکھنا چاہئے اور ان کی یاد کو دعاؤں کی خاطر قیامت تک آگے بڑھاتے جانا چاہئے۔ ہر نسل ان کو یاد رکھے اور آنے والی نسلیں ان کے لئے دعائیں کرتی رہیں اور ان پر سلام بھیجتی رہیں کہ ان کی ابتدائی قربانیوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا میں اسلام کے غلبہ کی داغ بیل ڈالی۔ چنانچہ اس دفعہ کی رپورٹ کے مطابق گزشتہ تین سال میں بفضلہ تعالیٰ 1150 کھاتے بحال ہو چکے ہیں اور گزشتہ سال کے دوران 337 کھاتے بحال ہوئے۔ مشکل یہ ہے کہ بہت سے بزرگ ایسے ہیں جنہیں فوت ہوئے 30-40 سال بھی ہو چکے ہیں اور ان کی اولادوں کا پتہ نہیں لگ رہا کہ وہ کہاں چلی گئیں، کس ملک میں جا کر سیٹل ہو گئیں اور جب پتہ ہی نہیں ہے تو کس کو لکھیں کہ وہ اپنے بزرگ باپ دادا کے کھاتوں کو زندہ کریں اسلئے میں نے ان سے یہ کہا تھا کہ آپ ان اسماء کی فہرست شائع کریں، کتاب شائع کریں اور کثرت سے جماعتوں میں بھجوائیں اور آگے امراء تمام جماعت کے احباب کو یہ تاکید کریں کہ وہ نام پڑھیں اپنے پرانے آباؤ اجداد کے نام تلاش کرنے کی خاطر سارے نام پڑھیں اور خصوصاً اگر انکو یاد ہو کہ وہ پرانے کس علاقے سے تعلق رکھتے تھے تو اس علاقے کی جماعت کے کوائف کو خاص طور پر ملحوظ رکھیں اس طرح نظر ڈالنے سے ہو سکتا ہے کہ ان کو یاد آجائے کہ ہمارے دادا فلاں تھے یا پڑدادا فلاں تھے، انہوں نے تحریک میں حصہ لیا تھا اور ان کی اس نیکی کو زندہ رکھنے کی خاطر اور ان کے احسانات کا بدلہ اتارنے کی خاطر ان کے نام کے کھاتوں کو زندہ کیا جائے۔

اس سلسلہ میں بیرون پاکستان میں چونکہ انتشار ہے جماعت کا بہت زیادہ انتشار غیر منظّم ہونے کے معنوں میں نہیں بلکہ بہت زیادہ پھیلاؤ ہے۔ اس لئے وہاں پوری توجہ سے اس کام کا تتبع نہیں کیا گیا اور ایک قابل فکر بات یہ ہے کہ ان ممالک میں جب میں نے نوجوان نسلوں سے پوچھا ہے کہ تمہارے دادا کون تھے یا تم کس ملک کے رہنے والے ہو تو اکثر جواب میں Blank چہرہ نظر

آیا۔ان کے چہرے پر آثار ہی ظاہر نہیں ہوئے پتہ ہی نہیں کہ دادا کون ہے اور کس جگہ سے تعلق رکھنے والے تھے کس خاندان کے تھے ابتدا میں انہوں نے کیا قربانیاں پیش کیں۔تو سوالات کا مقصد تو یہی تھا کہ پتہ لگے کہ نئی نسل کو اپنے محسنوں کا پتہ ہے کہ نہیں۔

ضمناً مجھے خیال آیا کہ جب ان کو پتہ ہی نہیں ہے تو ان بے چاروں نے پرانے کھاتے کیا زندہ کرنے ہیں اس لئے یہ بہت ہی اہم بات ہے کہ اپنی نسلوں کو اپنے خاندان کے بزرگوں کے واقعات بتائیں اور ان کو پوری طرح روشناس کرائیں کہ احمدیت کس طرح ان خاندانوں میں داخل ہوئی کس قسم کی قربانیاں انہوں نے دیں؟ کیا ان کا مقام اور مرتبہ تھا، اللہ تعالیٰ نے اپنے کیا کیا نشانات ان پر ظاہر فرمائے، کیسا ان کو جماعت سے عشق تھا۔کیسا والہانہ تعلق تھا اور ان کا اثر رسوخ علاقہ میں کیا تھا، کیسے معزز لوگ تھے وہ۔ یہ سارے واقعات ایسے ہیں جن کا ذکر عام ہوتے رہنا چاہئے۔اگر یہ ذکر چلے گا تو آپ کی اگلی نسلوں کا پہلی نسلوں کے ساتھ گہرا تعلق قائم ہوتا چلا جائے گا اور یہ جو خطرہ درپیش ہے باہر کے رہنے والوں کو کہ ہماری آئندہ آنے والی نسلوں کو یہاں کا معاشرہ ہم سے چھین نہ لے اس کے دفاع کے لئے یہ جو بندھن باندھیں گے آپ ان کے اور اپنے پرانے آباء واجداد کے درمیان یہ بہت ہی مفید کام سرانجام دیں گے۔اس لئے یہ بھی کریں اور ان کے دل میں یہ محبت پیدا کریں کہ اپنے ان بزرگوں کے احسانات کا بدلہ اتارنے کی خاطر تلاش کر کے ان کے تحریک جدید کے دور اول کے کھاتوں کو زندہ کریں۔

میں نے یہ ٹارگٹ دیا تھا تحریک جدید کو کہ دفتر اول کے کھاتوں کو جو زندہ کرنا ہے انہوں نے مطلب یہ ہے کہ وہ تو ہمیشہ کے لئے زندہ ہیں خدا کے فضل سے مگر ان معنوں میں زندہ کہ ان کی طرف سے جو رقمیں دی جانی بند ہوگئی تھیں، وہ دوبارہ شروع ہو جائیں۔اس میں آپ نے اس سال سات لاکھ کا اضافہ کرنا ہے۔تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی طرف سے اطلاع ملی ہے کہ سات کے بجائے ساڑھے گیارہ لاکھ روپیہ کا اضافہ ہو گیا ہے یعنی ساڑھے گیارہ لاکھ روپیہ وہ ہے جو سارے کھاتے کا سالہا سال تک بھی نہیں بنا تھا۔ٹوٹل کا ٹوٹل دفتر اول بھی بہت دیر کے گیارہ لاکھ کی حد کو پہنچا تھا اور اب ایک سال میں ان کے نام پر اضافہ کرنے والے اللہ کے فضل سے قربانی کا جو مظاہرہ کر رہے ہیں وہ ایک سال میں گیارہ لاکھ سے اوپر ان کی طرف سے دیا جا چکا ہے۔

ایک اور بات کی طرف میں نے خصوصی توجہ دلائی تھی کہ جماعت احمدیہ کو ہمیشہ اس عہد کے دونوں پہلو ملحوظ رکھنے چاہئیں ۔ اللہ تعالیٰ جب یہ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ صرف اموال خریدنے کا اعلان نہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے جانیں خریدنے کا بھی اعلان فرمایا ہے۔اس لئے وقف میں بھی آگے بڑھیں اور مالی قربانیاں کرنے والوں کی تعداد بھی بڑھائیں ۔صرف مالی قربانی کا معیار ہی اونچا نہ کریں بلکہ تعداد بڑھائیں۔آئندہ نسلوں میں سے جن کو بھی آپ براہ راست تحریک جدید میں شامل کر دیتے ہیں یا کسی اور جماعتی چندے میں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچ جاتی ہیں، خدا کی حفاظت کے نیچے آجاتی ہیں اور الا ماشاء اللہ شاذ کے طور پر کبھی ہو تو ہو ورنہ چندہ دینے والا احمدی ضائع نہیں جاتا۔اس کے اخلاص میں خدا تعالیٰ ترقی دیتا رہتا ہے اس کو اپنے فضل کے نمونے دکھاتا رہتا ہے، مشکلات میں اس کی مدد فرماتا ہے۔اس لئے براہ راست اس کا تعلق قائم ہو جاتا ہے۔اس لئے اپنی آئندہ نسلوں پر احسان کے طور پر اور اپنے فرض کی ادائیگی کے طور پر ان کو براہ راست تحریک میں شامل کرنا چاہئے۔ چنانچہ میں نے تحریک جدید کو یہ ہدایت دی کہ آپ مجاہدین کی تعداد میں اضافہ کے لئے بھی اسی طرح توجہ سے کوشش کریں جس طرح آپ کل آمد میں اضافے کی کوشش کرتے ہیں اور ایک سال کے لئے ان کو چودہ ہزار مجاہدین بڑھانے کا ٹارگٹ دیا تھا اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان کے ساتھ، اگر یہ چودہ ہزار بڑھاتے تو ساٹھ ہزار تک تعداد پہنچ جانی تھی ۔اب ان کی طرف سے اطلاع ملی ہے کہ ساٹھ کے بجائے چھیاسٹھ ہزار تعداد ہو چکی ہے اور خدا کے فضل سے جو میں نے ان کو ٹارگٹ دیا تھا اس سے بھی چھ ہزار زائد نئے مجاہدین اس سال تحریک جدید کے مالی نظام میں شامل ہو گئے ہیں۔

دفتر چہارم میں جس کا اعلان گزشتہ سال کیا تھا ایک ہی سال میں اب تک 12150 نئے معاونین اب تک شامل ہوئے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ جو بالکل چھوٹی نسل کے بچے ہیں یہ وہی آئے ہوں گے بیچ میں یا نوجوان جو پہلے رہ گئے تھے۔تو خدا تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید کے ذریعہ جماعت کی آئندہ نسلوں کی حفاظت کا انتظام بھی ساتھ ساتھ جاری ہے۔

بیرون پاکستان کی شکل یہ بنتی ہے کہ کچھ تو حصے بیان کئے ہیں میں نے ٹارگٹ بڑھانے کے ان میں بیرون پاکستان شامل ہے لیکن مالی لحاظ سے جو میں نے کوائف پیش کئے تھے وہ صرف

پاکستان کے تھے۔ سال گزشتہ یعنی جو 51 واں سال تھا اس میں اسوقت وعدے 76,28,740 روپے کے تھے اور سال رواں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ وعدے بڑھ کر 1,00,54,050 روپے ہو چکے ہیں۔ یہ تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے اگر چہ غیر معمولی اضافے پر دکھائی دیتا ہے یعنی 31 فیصد کا لیکن بعض ایسے اعداد وشمار ہیں اس ضمن میں جو صحیح صورت حال پیش نہیں کر سکتے۔ مثلاً افریقہ میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے لیکن اس اضافے کے ساتھ ہی ان کے روپے کی قیمت اتنی گری ہے اس تیزی کے ساتھ کہ جو اضافہ تھا وہ مدغم ہو گیا۔ چونکہ ہم نے اس کو پاکستانی روپوں میں تبدیل کیا ہے اس لئے ان کے اضافہ کی مثال ایسی ہے جیسے آپ نہر کے مخالف تیرنے کی کوشش کریں، جتنا مرضی زور لگائیں اکثر اوقات تو آپ بجائے آگے بڑھنے کے پیچھے جاتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ اس لئے ان کے اضافہ کی قدر اس طرح آپ کے سامنے آئے گی کہ جس تیزی کے ساتھ روپے کی قیمت گری تھی اس سے کئی گنا تیزی سے وہ آگے بڑھے ہیں اور قیمت گرنے کے باوجود بھی وہ آگے نکل گئے ہیں لیکن اگر پچھلے سال کی قیمت شمار کی جاتی تو اضافہ میں 48 لاکھ روپیہ مزید جمع ہو جاتا۔ اس کے برعکس یوروپین کرنسیز میں بعض کی قیمت بڑھی ہے اور اس لحاظ سے کچھ اضافہ ایسا نظر آتا ہے یوروپین تحریک جدید کے کوائف میں جو حقیقی اس طرح نہیں ہے بلکہ مثلاً اگر ہزار پونڈ ہے تو پہلے اگر ہزار پونڈ کے انہوں نے روپے بنائے تھے 22 ہزار اب 26 ہزار بنائے ہیں۔ اس لئے اگر اضافہ نہ بھی ہو تب بھی وہ اضافہ نظر آئے گا۔ اس لئے انہوں نے یہ وضاحت کی ہے تحریک جدید نے کہ ہم اس اضافہ کو شمار نہیں کرتے۔ تب بھی خدا کے فضل سے مغربی ممالک کی قربانی میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے اور دونوں کو ملا کر یعنی ان کے اموال کے نقصان کو ملا کر اور یہاں کی بڑھوتی کو نظر انداز کر کے جو حقیقی اضافہ ہے وہ ایک سال میں 63 فیصد بنتا ہے۔ تو اس لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی قربانی کا مظاہرہ کر رہی ہیں بیرونی جماعتیں اور اس میں بھی پاکستان کے حالات کا براہ راست دخل ہے یعنی جتنے دنیا کے ملاں ہیں وہ سارے مل جائیں اور جماعت احمدیہ کو تباہ کرنے کی کوشش کریں۔ آپ کو خدا یہ یقین دلا رہا ہے کہ ہر کوشش کے نتیجہ میں آپ آگے بڑھیں گے اور آگے بڑھیں گے اور آگے بڑھتے چلے جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

وصولی کی رفتار میں بھی بیرونی ممالک میں حیرت انگیز طور پر اضافہ ہوا ہے یعنی گزشتہ سال

15/ اکتوبر تک کی وصولی -/39,46,000 روپے تھی اور امسال 15 / اکتوبر تک کی وصولی -/63,86,000 روپے ہو چکی تھی۔ تو خدا کے فضل سے وصولی کے لحاظ سے بھی جماعت ہائے بیرون غیر معمولی تیز رفتاری کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہیں۔

وعدوں میں جو نمایاں اضافہ کرنے والی بیرونی جماعتیں ہیں ان میں جرمنی صف اول میں ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے۔ وہاں نو جوان اگر چہ زیادہ تعلیم یافتہ نہیں اور کئی لحاظ سے بعض کمزوریاں بھی پائی جاتی ہیں مگر عمومی طور پر بہت ہی مستعد اور مخلص اور فدائیت کا جذبہ رکھنے والے نو جوان ہیں اور اکثر جماعت جوانوں ہی پر مشتمل ہے اور ان میں قربانی کا مادہ بڑا نمایاں ہے۔ چنانچہ مالی لحاظ سے بھی وہ حالانکہ بہت سے ایسے بھی ہیں جو آج کل غریب Lodgers میں رہ رہے ہیں بہت معمولی گزارے ان کو ملتے ہیں اتنے کہ بمشکل زندہ رہ سکیں۔ اس سے بھی بچا بچا کر وہ مالی قربانی میں بڑا نمایاں حصہ لے رہے ہیں۔ نمبر دو پر کینیڈا کی جماعت ہے جو گزشتہ چند سال سے مسلسل جاگ رہی ہے۔ وہ بھی اللہ کے فضل سے آگے بڑھ کر نمایاں ترقی کرنے والی جماعتوں میں شامل ہوگئی ہے۔ تیسرے نمبر پر ہالینڈ ہے۔ ہالینڈ بھی مالی قربانی کے لحاظ سے تعداد کم ہونے کی وجہ سے بہت ہی پیچھے تھا لیکن اب گزشتہ چند سال سے بڑی تیزی سے بیدار ہو رہا ہے کچھ تعداد بھی بڑھ رہی ہے مگر میں سمجھتا ہوں کہ مالی قربانی کا معیار کا بڑھنا زیادہ ذمہ دار ہے اس علاقے میں۔ برطانیہ کی جماعت بڑی Steady یعنی مستقبل مزاج اور ترقی کی رفتار بھی ان کی بڑی متوازن ہے اللہ کے فضل سے۔ اس لئے ان کا جو غیر معمولی اضافہ ہے وہ اتنا دکھائی نہیں دے گا۔ اضافہ ان کا باقاعدہ ہو رہا ہے۔ لیکن چونکہ شروع ہی سے اچھی حالت ہے اللہ کے فضل سے اس لئے ان کا اضافہ اتنا نمایاں دکھائی نہیں دیتا، وہ چوتھے نمبر پر ہے۔ امریکہ پانچویں نمبر پر ہے۔ غانا چھٹے نمبر اور پھر آئیوری کوسٹ، یوگنڈا، تنزانیہ، کینیا، ملائیشیا وغیرہ یہ ساری وہ جماعتیں ہیں جنہوں نے اسی ترتیب سے اس سال قربانیوں کو آگے بڑھانے میں غیر معمولی رفتار دکھائی ہے۔

امسال میں نے جو ٹارگٹ ان کو دیا تھا، تحریک جدید کو وہ یہ تھا کہ سال کے آخر تک ایک کروڑ روپیہ آپ نے پہنچا دینا ہے بیرون پاکستان کا تو ان کی طرف سے خوشکن اطلاع ملی ہے کہ سارے نقصانات کو نظر انداز بھی کر دیا جائے جو کرنسی گرنے سے پیدا ہوا ہے تو اس کے باوجود

-/1,00,54050 روپے تک وعدے خدا تعالیٰ کے فضل سے پہنچ چکے ہیں اور 85ء کے ریٹ لگائیں جائیں، گزشتہ سال کے ریٹ لگائے جائیں اور مغرب کے وہ کم کر دیئے جائیں اور افریقہ کے ریٹس گزشتہ سال کی طرح بڑھا دیئے جائیں تو پھر 1,24,00,000 (ایک کروڑ چوبیس لاکھ) روپے کی رقم بنے گی۔

اب اس کا میں خلاصہ آپ کو سنا دوں ایک اور پہلو سے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ خلافت رابعہ کے دوران چار سال میں جس طرح غیر معمولی طور پر دشمن کی مخالفت بڑھی ہے اسی طرح غیر معمولی طور پر جماعت کے اندر مالی قربانی کا جذبہ بڑھا ہے اور یہ مالی قربانی مظہر ہے اخلاص کے اضافے کی اور ایمان کی اضافے کی۔ آج کل کی دنیا میں جو مادہ پرست دنیا ہے، اس میں آسانی کے ساتھ پیسہ چھوڑتا کون ہے۔ اندرونی دباؤ بڑھتا ہے یعنی اخلاص کا اندرونی دباؤ بڑھتا ہے تو انسان کا بے اختیار اس کی کمائی کا پیسہ اچھل اچھل کر باہر آتا ہے خدا کے رستہ میں قربان ہونے کے لئے۔ تو جب ہم روپے کی بات کرتے ہیں تو اصل جو پیش نظر بات ہے وہ یہ رکھنی چاہئے کہ دشمن نے آپ کے ایمان پر حملہ کیا تھا اور بڑی شدت کے ساتھ حملہ کیا تھا۔ بہت کم تاریخ میں اس طرح مستعدی کے ساتھ حکومت کی پشت پناہی کے ساتھ کسی چھوٹی سی جماعت کے اخلاص اور ایمان پر حملہ ہوا ہوگا اور اس حملے کے جواب میں اخلاص اور ایمان کے دوسرے پیمانے جو ہیں ان کا ذکر تو میں کرتا رہتا ہوں کہ کس طرح جماعت نے نمازوں میں ترقی کی، عبادات الٰہی کی طرف توجہ پیدا ہوئی، اپنے اخلاق میں ترقی کی، اپنے معاشرہ کو زیادہ درست کرنے کی کوشش کی، اللہ تعالیٰ سے تعلق اور اس کے پیار میں غیر معمولی طور پر آگے بڑھی۔ ان سب کو جانچنے کا ایک پیمانہ مالی قربانی ہے۔

تو مالی قربانی کے لحاظ سے آپ یہ دیکھ لیجئے کہ 83-1982 میں خلافت رابعہ کے آغاز پر پاکستان میں کل وعدے -/28,35,000 (اٹھائیس لاکھ پینتیس ہزار) روپے کے تھے اور 86-1985 میں بڑھ کر -/55,65,000 (پچپن لاکھ پینسٹھ ہزار) روپے ہو گئے یعنی اس چار سالہ ابتلا کے دور میں مالی قربانی دگنی ہوگئی ہے پاکستان کی۔ اور جہاں تک بیرون پاکستان کا تعلق ہے اس کے کوائف یہ ہیں کہ 83-1982 میں گیارہ لاکھ روپے کا وعدہ تھا ساری دنیا میں تحریک جدید کا اور 86-1985 میں ایک کروڑ چون ہزار کا ہو چکا ہے۔ یعنی دس گنا رفتار آگے بڑھ گئی، حیرت انگیز

ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احسانات کا جتنا بھی ہم شکر ادا کریں کم ہے، ادا ہو ہی نہیں سکتا۔ چار سال کے اندر دس گنا رفتار کے ساتھ بیرون پاکستان جماعتوں نے مالی قربانی کا مظاہرہ کیا ہے اور یہ مالی قربانی کل مالی قربانی کا ایک عشر عشیر بھی نہیں ہے۔

تحریک جدید کا جو چندہ ایک کروڑ روپے کا ہے اس سے کئی گنا زیادہ بیرون پاکستان جماعتیں دوسرے چندوں میں آگے بڑھ چکی ہیں اور اپنے لازمی چندوں میں بھی اور چندہ عام میں بھی وصیت کے چندوں میں بھی، اور جو بھی تحریک کی جاتی ہیں اس میں خدا کے فضل سے اس طرح حیرت انگیز طور پر جماعت اپنا سب کچھ پیش کرنے پر آمادہ ہو جاتی ہے کہ وہ لوگ جو نہیں دے سکتے ان کے دردناک خطوط ملتے ہیں، بے حد تڑپتے ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ صرف روپے کا سوال نہیں ہے۔ اخلاص کا معیار اتنا بڑھ گیا ہے۔ جماعت کے ساتھ محبت اور عشق کا معیار اتنا بڑھ گیا ہے کہ جو دے سکتے ہیں وہ تو اپنے دل کو ٹھنڈے کر لیتے ہیں، جو نہیں دے سکتے وہ تڑپتے ہیں اور بے قرار ہوتے ہیں کاش ہمیں بھی توفیق ملے اور مسلسل ملاقاتوں کے دوران بھی اور خطوط کے ذریعے بھی بعض لوگ اس درد کا اظہار کرتے ہیں اور خطوں سے بھی ان کی سچائی ظاہر ہو جاتی ہے۔ ملاقاتوں کے وقت تو چہرے بتا دیتے ہیں کہ کس حد تک ان کو بے قراری ہے کہ ہماری یہی خواہش ہے ہماری یہی تمنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دے اور ہم خدا کی خاطر قربان کریں۔

وقف کے لئے جماعت احمدیہ میں اب دوبارہ پھر غیر معمولی توجہ پیدا ہو گئی ہے۔ نہ صرف یہ کہ وقف کی جو دوسری عام صورت ہے یعنی اپنے وقت کو جماعت کے لئے زیادہ پیش کرنا اس میں غیر معمولی اضافہ دکھائی دے رہا ہے۔ طوعی کارکنان بڑے زور کے ساتھ، بڑے جذبے کے ساتھ آگے آ رہے ہیں، ہر قسم کے وقف کا جب بھی ان سے مطالبہ کیا جاتا ہے وہ خوشی سے پیش کرتے ہیں لیکن اس کے علاوہ مستقل وقف زندگی کی خواہش بھی دن بدن بڑھتی چلی جا رہی ہے اور اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ جو بچے نئے پیدا ہوتے ہیں بعض دفعہ مائیں اور بعض دفعہ باپ بڑی محبت اور شوق سے یہ کہتے ہیں کہ ہم نے یہ منت مانی ہوئی تھی کہ بچہ ہوگا تو ہم پیش کر دیں گے۔ ایک ماں نے اس دفعہ جرمنی میں ایک چھوٹی بچی دکھائی کہ میں نے یہ وعدہ کیا تھا کہ بیٹا ہو یا بیٹی میں نے جماعت کو دینا ہے، تو یہ بیٹی آپ کی ہے اور اس قدر خوشی ہوتی ہے ان کے چہروں پر اس بات سے اور اتنا خدا کا شکر ان کی

آنکھوں سے، ان کے چہروں کے آثار سے برستا ہے کہ صاف پتہ چلتا ہے کہ جماعت احمدیہ ہی آج وہ جماعت ہے جو قرآن کریم کی اس آیت کی مصداق ہے اِنَّ اللّٰهَ اشۡتَرٰى مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اَنۡفُسَهُمۡ وَ اَمۡوَالَهُمۡ بِاَنَّ لَهُمُ الۡجَــنَّةَ ؕ کہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں بھی خرید لی ہیں اور ان کے اموال بھی خرید لئے ہیں اس وعدے پر کہ یقیناً ان کے لئے جنت ہوگی۔

پس وہ جنت تو بعد میں آئے گی اس دنیا میں خدا ہمیں روحانی قربانیوں کی لذتوں کی جنت عطا کرتا چلا جارہا ہے جو روحانی قربانیوں میں شامل ہوگئے ہیں ان کا معیار پہلے سے ہر لحاظ سے بڑھ رہا ہے اور جو زندگی کا سکون ان کو ملا ہے، جو طمانیت نصیب ہوئی ہے، جن لذتوں میں اب وہ وقت گزار رہے ہیں اس سے پہلے کی حالت کے ساتھ اس کا کوئی موازنہ ہی نہیں کیا جاسکتا۔ مالی قربانی میں اگر کوئی تکلیف ہوتی یا جانی قربانی میں اگر کوئی دکھ پہنچتا تو ایک دفعہ تجربہ کرنے کے بعد جماعت کو پیچھے ہٹ جانا چاہئے تھا۔ جو لوگ آگے بڑھتے وہ اگلی دفعہ توبہ کرتے اور کہتے کہ بس ہوگیا جو ہم سے ہونا تھا اب آئندہ ہم سے یہ توقع نہ رکھیں۔ ایک سال بڑی مشکل سے گزارہ کرلیا۔ اس کے برعکس اگلے سال پہلے سے بڑھ کر اور اس سے اگلے سال اس سے بڑھ کر وہ دونوں قسم کی قربانیوں میں حصہ لیتے ہیں اور پھر یہ دعائیں کرواتے ہیں کہ خدایا ہمیں اور توفیق عطا دے ،ابھی ہمارے دل کی حسرت پوری نہیں ہوئی۔

پس یہ عجیب قسم کا پانی ہے جو سمندر کے پانی کا سا مزاج بھی رکھتا ہے اور اس کے برعکس نتیجے بھی پیدا کرتا ہے۔ دنیا میں اس پانی کی مثال نہیں ملتی۔ سمندر کا پانی پیاس بڑھانے میں مشہور ہے۔ پیاسا جتنا بھی اس کو پئے پیاس بڑھتی چلی جاتی ہے لیکن ساتھ ہی وہ ایک آگ بھی لگا تا چلا جاتا ہے، بے چینی اور بے قراری بھی بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ مگر خدا کی راہ میں قربانیوں کا پانی ایک عجیب پانی ہے کہ جتنا آپ اسے پیتے چلے جاتے ہیں پیاس تو آپ کی بڑھتی چلی جاتی ہے مگر بے چینی کم ہوتی چلی جاتی ہے، بے قراری کم ہوتی چلی جاتی ہے اور لذت اور طمانیت اور سکینت بڑھتی چلی جاتی ہے۔ پس یہ عجیب پیاس ہے جس کی کوئی مثال نہیں اور یہ عجیب پانی ہے جس جیسا کوئی پانی دنیا میں کسی نے نہیں دیکھا۔ پس اللہ کے فضل کے ساتھ اس آب حیات کو پیتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جاؤ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدا کے ان وعدوں پر یقین رکھو کہ تم ہی ہو جنہوں نے اس ساری کائنات کا نقشہ بدلنا ہے اور تمہارے سوا اور کوئی نہیں۔

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور نے فرمایا:

میں نے بارہا یہ تاکید کی ہے کہ جن ملکوں میں ہم رہتے ہیں اگر مقرر ان کی زبان جانتا ہے تو خواہ ٹوٹی پھوٹی ہی ہو اسے وہی زبان استعمال کرنی چاہئے۔ اور مبلغین کو خصوصیت کے ساتھ مقامی ملکوں کی زبان استعمال کرنی چاہئے اور اگر ان کو ابھی نہیں آتی اور اتنی بھی نہیں آتی کہ وہ اس میں مافی الضمیر بالکل ادا ہی نہیں کر سکتے تو جب تک خدا ان کو اس کی توفیق نہیں بخشتا ان کے خطبات کا ترجمہ ساتھ ساتھ ضرور کروانا چاہئے۔ میں نے اپنے خطبات کے متعلق بھی بارہا تاکید کی ہے کہ جس جماعت میں میں جاؤں وہاں مقامی باشندوں کا حق ہے کہ ساتھ ساتھ ان کے لئے اس کا ترجمہ ہو لیکن معلوم ہوتا ہے کہ مقامی جماعت سے یہ فروگزاشت ہوتی ہے۔ آج یہاں ترجمہ کا کوئی انتظام نہیں تھا اور یہ بہت ہی افسوسناک بات ہے کہ جس ملک میں ہم رہ رہے ہوں وہاں اس زبان کے ترجمہ کا کوئی انتظام نہ ہو۔

دوسری بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اب اگر فوری طور پر ترجمہ کر کے کیسٹ کی صورت میں ان کو مہیا کر دیا جائے تو اس سے کسی حد تک انشاء اللہ تشنگی کم ہو جائے گی۔ لیکن آئندہ یاد رکھیں کہ ہر قیمت پر اس کا ڈچ زبان میں ترجمہ ضروری ہے اور جماعت کے فارمل جلسوں میں یعنی باقاعدہ جو جلسے ہوتے ہیں ان میں بھی جب بھی آپ کو مجبوراً اردو استعمال کرنی پڑے تو لازماً اس کا ڈچ زبان میں ترجمہ کریں۔ اور نئے آنے والے احمدی نوجوان جو ڈچ نہیں جانتے ان کے فائدہ کی خاطر اردو میں بھی ڈچ سے ترجمہ کریں تو یہ بھی بہت اچھی بات ہوگی لیکن زیادہ ضروری امر یہ ہے کہ ڈچ زبان پر زور دیں جماعتی کارروائیاں ڈچ زبان میں کریں تاکہ ڈچ نو احمدیوں کو ہرگز یہ شکوہ پیدا نہ ہو کہ ہمارے ملک میں رہ کر کوئی اور زبان استعمال کرتے ہیں۔

اب دو نماز جنازہ غائب کا اعلان کرتا ہوں۔ ایک حافظ عبدالغفور صاحب جو پرانے زمانہ میں کسی وقت جاپان میں مبلغ کے طور پر گئے تھے، مولوی ابوالعطا صاحب جالندھری مرحوم و مغفور کے چھوٹے بھائی تھے، 13 اکتوبر کو وفات پا گئے ہیں۔ عطاء المجیب راشد صاحب کی طرف سے درخواست ہے کہ ان کی نماز جنازہ غائب پڑھی جائے۔

دوسری نماز جنازہ غائب ہالینڈ کے ہمارے ایک مخلص دوست مسٹر عبداللطیف دی

لیون (De Lyon) کی ہے جو نہایت سعید فطرت انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو غیر معمولی طور پر حق کو قبول کرنے کی توفیق بخشی ۔ یہ ہالینڈ کی نیوی میں ریرایڈمرل تھے جو بہت بڑا مقام ہوتا ہے چونکہ بڑی سعید فطرت رکھتے تھے اس لئے دو سال قبل خدا تعالیٰ نے ان کو غیر معمولی طور پر احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق بخشی ۔ اس کے بعد جماعت کے اجتماعات اور جمعوں میں شامل ہوتے رہے ۔ مالی قربانیوں میں بھی آگے بڑھے ۔ با قاعدہ سنجیدگی کے ساتھ اور پوری وفا کے ساتھ انہوں نے احمدیت کے ساتھ آخری دم تک تعلق قائم رکھا۔ تو ان کے متعلق امیر صاحب نے بتایا ہے، بہت ہی خوشی ہوئی میں ان سے مل چکا ہوں ۔ گزشتہ سال کی بات ہے جب میں یہاں آیا تھا اسوقت یہ بڑا لمبا سفر کر کے ٹیکسی کروا کے یہاں پہنچے تھے ملاقات کی خاطر بھی اور جمعہ میں شامل ہونے کے لئے بھی ۔ بہت شریف النفس انسان تھے اللہ تعالیٰ ان کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے ۔ جب انہوں نے احمدیت قبول کی تو میں نے امیر صاحب سے کہا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہالینڈ میں سعید روحوں پر نظر رکھ رہا ہے اور بھی بہت سی سعید روحیں ہیں جن پر آپ نظر نہیں رکھ رہے ۔ اس سے پہلے ایک دوست تھے جو کینسر کے مریض تھے ان کو بھی خدا تعالیٰ نے وفات سے چند سال پہلے جماعت میں شامل ہونے کی توفیق بخشی اور پھر غیر معمولی طور پر انہوں نے قربانی میں بھی قدم آگے بڑھایا بہت ہی مخلص اور اللہ تعالیٰ کی یاد رکھنے والے انسان تھے ۔ یہاں بہت سی سعید روحیں ہیں ۔ اس کا اندازہ مجھے اس سے بھی ہوتا ہے کہ ہالینڈ میں جو احمدی ہوئے ہیں وہ سارے کے سارے سنجیدہ ہیں اور اخلاص اور قربانی کے لحاظ سے ایک بلند مقام رکھتے ہیں ۔ ایسا آدمی یہاں نہیں آتا جو سرسری طور پر آئے اور بھاگ جائے ۔ اس لئے یوروپین ممالک میں جس طرح جرمن قوم میں بھی سنجیدگی اور اخلاص پایا جاتا ہے ۔ ہالینڈ کی قوم میں بھی مذہب کے معاملہ میں غیر معمولی طور پر سنجیدگی اور اخلاص پایا جاتا ہے ۔ اس لئے ان کی نوجوان نسلوں کو سنبھالیں اور بہت زیادہ توجہ کریں کہ مقامی ہالینڈش احمدیوں کی تعداد ہمیشہ باہر سے آنے والوں سے نمایاں طور پر زیادہ رہنی چاہئے ورنہ وہ Atmosphere جو ہالینڈ کا ہے وہ جماعت میں پیدا نہیں ہونے پائے گا۔ امید ہے میں نے جو ضمناً بات کی ہے اس پر بھی جماعت توجہ کرے گی ۔ جمعہ اور عصر کی نمازیں دونوں جمع ہوں گی نمازوں کے معاً بعد انشاء اللہ یہ دونوں نماز ہائے جنازہ پڑھی جائیں گی ۔